REGD. E. P. No 861

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

ایڈیٹر:۔
صلاح الدین ملک
ایم۔ اے۔
اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔
محمد حفیظ بقاپوری

شرح
چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر
۷½ روپے
فی پرچہ ۲ /۰

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ || ۱۴ ظہور ۱۳۳۴ ہش ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ ۱۴ اگست ۱۹۵۵ء || نمبر ۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

ہفتہ زیر اشاعت میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ حضور مع قافلہ لنڈن تشریف فرما ہیں۔ اور غالباً ۲۹ء تک اسی جگہ قیام فرما رہیں گے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل شفایابی اور اپنے مقاصد میں فائز المرامی کے ساتھ بسلامت واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ر اگست۔ محترم رحیم بخش صاحب متوطن برٹش گی آنا جنوبی امریکہ وارد دار الامان ہوئے۔ آپ پرانے ہندوستانی ہیں۔ گی آنا میں لٹریچر کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ اور پھر اسلام کے لئے زندگی وقف کی۔ چار سال تک ربوہ میں مذہبی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور اب زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اور عنقریب جنوبی امریکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تشریف لے جائیں گے۔

جنم اشٹمی کا سندیش کرشن بھگتوں کے نام

(از مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بھگوان کرشن نے جب جنم دھارن کیا اُس سمے مہاملی کنس ہی نہیں پرنتو ساری مانو سماج آپنے دھرم سے بھٹک کر پاپوں میں لین ہو چکی تھی۔ سنسار میں پاپ اور انیاچار کا پورن راجیہ ہو چکا تھا۔ کُکرموں کی اگنی پرچنڈ ہو کر مانو سماج کو دگدھ کر رہی تھی۔ بڑے بڑے وِدوان اور دھرماتما دھرم کا تیاگ کر چکے تھے مہاراجہ یدھشٹر اُس سمے کی اوستھا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ:۔

तर्को प्रतिष्ठा श्रुत्यो विभिन्ना
न कौ ऋषिर्यस्य मतम् प्रमाणम्
धर्मस्य तत्वम् निहितम् गुहायाम्
महाजनो येन गतः सपन्था

ارتھ۔ اس وقت دلیل سے بات کرنا بے عزتی ہے۔ مذہبی کتب میں اس قدر اختلاف ہے کہ ایک مذہبی آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ کس کو سویکار کرے اور کس کا تیاگ۔ رشیوں میں بھی باہمی اختلاف ہے۔ دھرم اس سمے لوپ ہو چکا ہے۔ اس لئے دھرم وہی سمجھا جاتا ہے جس کو بڑے آدمی بیان کریں یا عوام الناس جس پر چلیں۔

ایسی اوستھا میں بھگوان کرشن نے ایشوریہ گیان سے کہا نوسماج کے سدھار کے لئے جنم گرہن کیا۔ آپ نے پوری کوشش کی کہ منش جاتی ان کُکرموں کا پری تیاگ کرکے ایشوری مارگ پر چل کر پرماتما کی اپاسک بن جائے۔ پرنتو اس سمے کے دشٹوں اور پاپیوں میں لین پرشوں نے آپکا درودھ کیا۔ اور پوری کوشش کی کہ آپ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوں۔ پرنتو آپ نے پرماتما سے بلم حاصل کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں ضرور اپنے اس مشن میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ سنسار کی کوئی شکتی مجھے اس سے روک نہیں سکتی۔ پرماتما نے خود فرمایا ہے کہ:

कौन्तेय प्रति जानी हि
न मे भक्तः प्रणश्यति

ارتھات ہے ارجن یہ بات یاد رکھو۔ کہ میرا بھگت کبھی ناش نہیں ہوتا جو دُشٹ آتمائیں ان کے ناش کے لئے کوشش کرتی ہیں وہ خود مٹ جاتی ہیں۔ یہی پرماتما کا انادی کال سے نیم چلا آیا ہے۔ زمین و آسمان بدل سکتے ہیں پرنتو پرماتما کا یہ نیم کدا پی نہیں بدلتا۔ چنانچہ شاستر کہتے ہیں۔ کہ:۔

चलन्ति मेरु चलन्ति मन्दिर
चलन्ति तारा रवि चन्द्रमण्डलम्
कदापि काले पृथ्वी चलन्ति
सत्य पुरुष वाक्यं न चलन्ति कर्हि:

ارتھ۔ یہ تو ممکن ہے کہ میرو پربت اپنی جگہ سے ہل جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ سوریہ اور چندرما بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کبھی زمین بھی اپنی جگہ کو چھوڑ دے پرنتو یہ ممکن نہیں ہے کہ پرماتما کا کہا ہوا بچن کبھی ٹل جائے یا دھرم کے انوکول کہی ہوئی بات جھوٹی ہو اور وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ چنانچہ باوجودیکہ آپ کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور آپ کو اپنے مشن میں ناکام کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ پرنتو پرم پتا پرماتما نے اپنے انادی نیم انوسار ان تمام رکاوٹوں کو دور کرکے آپ کو کامیاب کیا۔ اور ان تمام دشمنوں کا ناش کیا جو کہ آپ کے راستہ میں روک بنے ہوئے تھے۔ آپ نے سادھو پرشوں اور اپنے بھگتوں کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ پرماتما بھوشیہ میں بھی آپ لوگوں کی رکھشا کے لئے میرے جیسے مہاتماؤں کو اپنا گیان دے کر بھیجتا رہے گا جو کہ دھرم کو ستھاپن کرکے ادھرم کا ناش کرے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

वीतराग भय क्रोधा मन्मया मामु
पाश्रिताः बहवो ज्ञान तपसा पूता
मद्भाव मागताः गीता ४/१०

ارتھ۔ راگ۔ بھے۔ کرودھ آدمی پاپ کرم جن کے دور ہو چکے ہیں اور میرے جیسے گنوں سے مکت ہیں ایسی دویہ جیوتیاں بھوشیہ میں بہت سی اوتار دھار ہوا کریں گی۔ اور سادھو پرشوں کی رکھشا کرکے دشٹوں کا ناش کیا کریں گی۔ ایسی دویہ جیوتیاں جو کہ پرماتما کے سوروپ پر اور پرماتما کے گنوں سے یکت ہو کر بھگتوں کے ادھار کے لئے پرگٹ ہوں گی۔ چنانچہ شاستر کہتے ہیں کہ

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानि भवति भारत:
तदात्मं मायावादी आत्मानं सृजाम्यहम्
दुष्टं यदा यदा जाया हिन्दुत्स्थान भविष्यति
तदा तदा अवतीर्याम्य कलिप्राप्ति अहं
हे सत्तम:

ارتھ۔ جب جب کبھی دھرم کا ناش اور پاپوں کی زیادتی ہوگی تب تب بھگوان سنسار میں مانو سماج کے ادھار کے لئے پرگٹ ہوتے ہیں جب جب راکھشش اور پاپیوں کا زور ہوگا۔ اور وہ سادھو پرشوں کو دکھ اور کشٹ دیں گے تب تب میں جنم دھارن کرکے دشٹوں کا ناش کیا کروں گا۔ ایسے اوتار اور دویہ جیوتیاں ہمیں جنم اشٹمی کے کارن ہی ملی ہیں۔ پس جس طرح کہ بھوت کال میں جنم اشٹمی میں بھگوان کرشن جیسا مہان اوتار مانو سماج کی انتی کے لئے دیا وہ جنم اشٹمی آئندہ بھی ہمارے ادھار اور رکھشا کے لئے ایک ایسی مہان ویکتی کو دے سکتی ہے جو کہ کرشن کے گنوں سے یکت ہو کر اس کے سوروپ اور اس کے نام پر آئے اور وہ ادھرم کا ناش کرکے دھرم کی ستھاپنا کرے۔

شبھ سماچار

میں اس جنم اشٹمی کے پوتر تیوہار پر ان تمام کرشن بھگتوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ ان کو مبارک ہو کہ پرم پتا پرماتما نے اپنی اپار دیا سے ان کی رکھشا کے لئے قادیان کی پوتر بھومی میں آنند کند بھگوان کرشن قادیانی کو اپنا گیان دے کر بھیجا۔ آپکا آدر بھاؤ ایسا ہے اس جنم اشٹمی کی کرپا ہے جو کہ بھوت کے اوتاروں کو پیدا کرکے مانو سماج پر کرتی آئی ہے۔ پس آج جنم اشٹمی پر خوش ہیں۔ کیونکہ اس نے سادھو پرشوں کی رکھشا کیلئے ایک دویہ جیوتی کو (باقی صفحہ ۲ پر)

دُعا سے کیا ملتا ہے؟

اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالےٰ سے کلام کرتے ہیں جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ تب وہ زندہ خدا اُس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔"

نصیحت

" خدا سے صلح کرو۔ سچی پرہیزگاری سے کام لو۔ آسمان اپنے غیر معمولی حوادث سے ڈرا رہا ہے۔ زمین بیماریوں سے انذار کر رہی ہے مبارک وہ جو سمجھے!"

(الحکم جلد ۳ نمبر ۲ صفحہ ۲ پرچہ ۲۳ جنوری ۱۸۹۹ء)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضرت اماں جی کا سانحۂ ارتحال

اماں جی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات ایک قومی صدمہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد اللہ تعالےٰ نے ایک موعود نبی کو مبعوث فرمایا۔ جس کے صحابی "اصحابی کالنجوم" کے مصداق ایک ایک کر کے افق دنیا سے غروب ہو رہے ہیں۔

آپ حضرت منشی احمد جان صاحبؓ لدھیانوی کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک "نہایت بزرگوار۔ خوبصورت۔ خوب سیرت۔ صاف باطن متقی۔ باخدا اور متوکل آدمی تھے۔۔؟۔ مومن صادق اور صالح آدمی تھے جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں"

ازالہ اوہام حصہ دوم میں حضورؑ نے بعض سابقین کا تذکرہ کیا ہے ان میں حضرت منشی صاحبؓ کے مناقب کے متعلق ایک طویل نوٹ سپرد قلم فرمایا ہے۔ اور باوجود قبل از بیعت فوت ہونے کے اپنے سابقین میں شمار کرنے کی وجہ بھی تحریر کی ہے اور آپ کے مریدوں کی رشد و سعادت کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور آپ کا وفات کا ذکر نہایت پر درد و قلق الفاظ میں کیا ہے۔ حضرت منشی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت کہا تھا کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اور اپنی اولاد کو حضور کے قبول کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ حضرت منشی صاحب جب حج کے لئے تشریف لے جانے لگے تو حضرت مسیح موعودؑ نے ایک خط دیا اور فرمایا کہ حج کے موقعہ پر اسے پڑھا جائے۔ حضور کا یہ خط دعائیہ تھا۔ چنانچہ حضرت منشی صاحبؓ نے تعمیل کی۔ اللہ تعالےٰ کو آپ کا اخلاص اس قدر پسند آیا۔ کہ آپ کی مملوکہ عمارت میں ہی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کا آغاز ۱۸۸۹ء میں ہوا۔ اور یہ مقام دارالبیعت کے نام سے معروف ہے۔

حضور کے مشورہ اور انتخاب سے حضرت خلیفہ اولؓ نے ۱۸۸۹ء حضرت اماں جیؓ سے شادی کی تھی اور اس تقریب میں حضورؑ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔

وصیت کے مطابق حضرت منشی صاحب کی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادگان حضرت پیر افتخار احمد صاحب و حضرت پیر منظور محمد صاحب (موجد قاعدہ یسرنا القرآن) اور بہت سے مرید احمدیت میں شامل ہو گئے تھے۔ حضرت اماں جی اور صاحبزادگان مع اہلبیت اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہیں کہ ان کے اسماء ۳۱۳ صحابہ میں شامل ہیں اور جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ اور حضرت اماں جی کو اللہ تعالےٰ نے اولاد بخشی۔

جہاں حضرت اماں جیؓ کو ایک خلیفہ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا۔ وہاں آپ کی اکلوتی صاحبزادی حضرت سیدہ امۃ الحیؓ صاحبہ کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا اور محترم صاحبزادہ عبدالحی صاحبؓ مرحوم کے وجود میں ایک ایسا فرزند عطا کیا۔ کہ جس نے خلافت ثانیہ کے آغاز میں فتنہ غیر مبائعین کا مقابلہ کرنے میں بہت زریں کام کیا۔

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی اولاد اور جماعت کو ان سلف صالحین کا خلف سعید بنائے۔ آمین ٭

ولادت باسعادت

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ مورخہ ۳ راگست بروز بدھ سیدہ امۃ النصیر بیگم صاحبہ کرم پیر معین الدین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی کو اللہ تعالےٰ نے لڑکی عطا فرمائی نومولودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نواسی اور حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ ادارہ بدر اس تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر ارکان اور خاندان حضرت پیر صاحب مرحوم کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے اسلام اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔

کلام سید الانام

(۱) حضرت وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا کرتا۔ (بخاری)

(۲) حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تین انگلیوں سے لقمہ لیا کرتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ (مسلم)

قادیان میں جلسہ تعزیت و نماز جنازہ غائب

قادیان ۸ راگست۔ ربوہ سے بذریعہ تار حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات کی رنجدہ خبر موصول ہونے پر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے زیر صدارت محترم امیر صاحب مقامی بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر صاحب محترم نے حضرت اماں جیؓ کے مناقب بیان کئے۔ اور لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے چوہدری عبدالقدیر صاحب نے حسب ذیل قرارداد تعزیت پیش کی۔

آج ربوہ سے بذریعہ تار آمدہ ایک انتہائی افسوسناک خبر سُنی۔ اس دل ہلا دینے والی خبر سے ہر احمدی کو صدمہ ہونا لازمی ہے۔ ہماری آنکھیں شدید غم سے چھلکا رہی ہیں۔ ہمارے قلوب انتہائی رنج و تکلیف سے بیٹھے جا رہے ہیں۔ کہ آج ہماری محترمہ اماں جی صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اس جہان فانی سے اپنے مولیٰ کے حضور چلی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ محترمہ اپنے حسب و نسب۔ اپنے بزرگ باپ حضرت منشی احمد جان صاحب مرحومؓ (جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ احمدیت سے بھی پہلے کا تھا) اپنے معزز و مخلص دو بھائیوں حضرت پیر افتخار احمد صاحب و پیر منظور احمد صاحب رضی اللہ عنہما۔ اپنے سرتاج احمدیت کے فدائی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں بازو۔ جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زوجہ ہونے کے لحاظ سے باغ احمدیت کا ایک وسیع سایہ دار۔ ٹھنڈی چھاؤں والا پودہ تھیں۔ جو آج حوادث زمانہ کے ہاتھوں دوسری دنیا میں جا لگا۔

حضرت ممدوحہ کو حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خوش دامن ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ یعنی آپ حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہؓ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ اور آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اولاد صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب طالت اعمارھم کی نانی تھیں۔ بیعت لدھیانہ میں جہاں حضرت سیدنا مولوی نور الدین صاحبؓ کا نمبر اول تھا۔ وہاں مرحومہ مستورات میں ہر رنگ میں نہایت قابل احترام و صد تعظیم وجود تھیں۔ وہ لوگ جو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی واقفیت اور تعلقات کی وجہ سے ان کے احمدی ہو جانے پر احمدی ہو گئے تھے۔ یا شمع احمدیت کے جن پروانوں کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زندگی اور اس کے بعد خلافت اولیٰ کے زمانہ سعادت میں آپ سے مذہبی ربط ہو گیا تھا۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ کس قدر ملنسار۔ خوش خلق۔ ہمدرد اور غمخوار وجود تھیں۔ اللّٰھم ارفع درجاتھا فی اعلیٰ علیین

ہم اس صدمہ جانکاہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور مرحومہ کے صاحبزادگان محترم مولوی عبدالسلام صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی اور محترم حکیم عبدالوہاب صاحب و محترم عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے اور مرحومہ کے پوتے پوتیاں و نواسے نواسیاں و دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ممدوحہ رضی اللہ عنہا کو اعلیٰ مراتب پر فائز فرماوے۔ اور اپنے زوج محترم و دوسرے بزرگان کے جوار میں جگہ دے۔

نیز یہ بھی قرار پایا کہ اس تعزیت نامہ کی نقول (۱) صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب (۲) صاحبزادہ حکیم عبدالوہاب صاحب (۳) صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب عمر (۴) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کی خدمت میں اور اس تعزیت نامہ کی نقول اخبار الفضل و اخبار بدر کو بغرض اشاعت بھجوائی جاویں۔

اسی قسم کی ایک اور قرارداد مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل نے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے پیش کی جنہیں جملہ حاضرین نے بالاتفاق منظور کیا۔ اور بعدہٗ محترم امیر صاحب نے نماز جنازہ غائب ادا کی۔ اور اگلے روز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بطور تعزیت حسب ذیل برقیہ ارسال کیا۔

درویشان قادیان حضرت اماں جی حرم سیدنا خلیفۃ المسیح اولؓ کی رنجدہ وفات پر حضور کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس موقعہ پر ادارہ بدر بھی حضرت اماں جیؓ کی وفات پر جملہ افراد خاندان و متعلقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہمیں آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حکمائے زمانہ

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل پروفیسر ٹی۔ آئی کالج ربوہ)

حکیم کہتا ہے: "اگر عورت کو اس کا خاوند اپنے سلوک سے خود ہی سنگدل بنا دے تو پھر اس کی تلافی مرد کے جان دینے سے بھی نہیں ہو سکتی"

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں" رفقاً بالقوارير" یعنی عورتیں صنف نازک ہیں۔ تم اُن سے حسن سلوک نرمی کا برتاؤ کرو۔ اُن کے دل ایک آبگینہ ہیں جس میں اگر شگاف آگیا تو پھر کوئی مداوا نہ ہوگا"

عربی شاعر کہتا ہے ؎ اِنَّ الْقُلُوْبَ اِذَا تَنَافَرَ وُدُّهَا
مِثْلُ الزُّجَاجَةِ کَسْرُهَا لَا یُجْبَرُ

یعنی وہ انسانی دلوں میں جب محبت و مودت کی جگہ نفرت پیدا ہو جائے تو آئینہ کی طرح اُن کے شگاف کا کوئی علاج نہیں۔ اسی لئے بہترین مومن کی اولین نشانی ہے کہ وہ اپنے اہل کے حق میں بہترین اخلاق دکھادے (خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ)

حکیم کہتا ہے "عورت مرد کی کمزوری ہے"۔ گویا وہ ہر عورت کو ہر مرد کی کمزوری کا باعث و ذریعہ گردانتا ہے۔

مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ اے مردو تمہارا جوڑا تمہاری سکینت و اطمینان کا باعث بنایا گیا ہے، اس تسکین قلبی کو کبھی جذبات محبت اور کبھی جذبات رحم سے حاصل کیا کرو (لِتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا مَوَدَّةً وَّرَحْمَةً)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عورت اپنے خاوند کے کمالات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ (دنیوی استعداد وں کو بروئے کار لا کر یا دینی اعمال و اخلاق میں معاون و مددگار ہو کر) اسی لئے ایک اور جگہ مردوں کو نصیحت کی کہ عورتوں کے انتخاب میں اُن کے تدین کو مقدم رکھو۔ حسن و جمال۔ حسب و نسب۔ تموّل و تونگری کو حیثیت ثانویہ دو۔ اور عورتوں (و لڑکیوں) کے اولیاء کو فرمایا تم بھی یاد رکھو کہ جب رشتہ طلب کرنے والا عادۃً دینداری و دیانت کا پابند پاؤ اور اس کے ساتھ اخلاق و عادات یعنی رہنا سہنا بھی مناسب موافق پاؤ تو ضرور رشتہ دے دو۔ ورنہ دوسری چیزوں کو مقدم رکھنے سے کئی قسم کے فتنے پیدا ہوں گے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ بعض عورتیں بعض مردوں کو کھلونا بناتی اور اس کی عقل و دانش سے ضرور کھیلتی ہیں (وہ وہی مرد ہیں جو اپنی استعدادوں اور قوتوں کو صحیح استعمال نہیں کرتے۔ کیونکہ "جب مرد عورت ہو جائے تو عورت کو مرد بننا ہی پڑیگا")

حکیم کہتا ہے "خوش نصیب پر جب آفت آتی ہے تو وہ باغی ہو جاتا ہے"؟

قرآن کہتا ہے۔ خوش نصیب پر جب مشکلات آتی ہیں وہ اپنے خدا سے مایوس ہونے لگتا اور حقیقی خالق مالک رازق کی آئندہ رحمتوں اور فضلوں سے نا امید ہو جاتا ہے اور ٹوٹے ہوئے دل کی کوششوں پر بھی راحت نہ پا کر خود کشی کر لیتا ہے) کیونکہ مایوسی کی انتہا خودکشی ہے" (اسی لئے فرمایا لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ)

آزادی کی ساتویں منزل اور ایک نیا ہندوستان

۱۵ر اگست سے ہمارا ملک آزادی کی چھ کامیاب منزلیں طے کر چکنے کے بعد ساتویں منزل میں قدم رکھ رہا ہے۔ یہ خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ ہم نے ان چھ سالہ دور میں بہت کچھ پایا اور بہت کچھ سیکھا۔ موٹے طور پر غلہ اور لباس کے بارے میں ہمارا ملک نہ صرف خود کفیل ہو چکا ہے بلکہ ایک حد تک برآمد کرنے کی حد تک بھی پہنچ چکا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر انڈسٹریز نے جو ترقی کی ہے اس سے ہمارے ملک کی اقتصادی حالت زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوتی چلی جا رہی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اگر انگریزوں سے آزادی حاصل کی تو محبانِ وطن کے ناقابل تسخیر عزم اور اُن کے باہمی اتحاد کی برکت سے اور اس وقت اگر آزادی کے بعد کی چھ منزلیں کامیابی سے طے کی ہیں تو اسی کی بدولت۔ پس جس درخت کا شیریں اور میٹھا پھل ہمارے ہاتھ میں ہے جن باتوں کا تجربہ اور اُن کے نتائج ہماری ملکی ترقی کے رنگ میں ہمارے سامنے ہیں۔ ان کے لئے پہلے سے زیادہ توجہ اور زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

ہم نے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔ اور ملکی ترقی کے لئے ایک عظیم انقلاب لانا ہے۔ اگرچہ پہلا انقلاب غیر ملکیوں سے اپنے جسموں کو آزاد کرانے کے لئے برپا کیا گیا تھا۔ لیکن اب چھ سال گذر جانے کے بعد ملک میں ایک اور انقلاب لانے کی اشد ضرورت ہے۔ جس سے ہماری روح بھی جسموں کی طرح آزادی کا سانس لے۔ اور کوئی ملک صرف ایک ہی قسم کی آزادی سے خاطر خواہ انقلاب نہیں لا سکتا۔ جب تک وہ دونوں طرف توجہ نہ کرے۔ پس ایسی حالت میں جبکہ ہمارے قدم ساتویں منزل کی طرف اُٹھ رہے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایسے موقعہ پر بعض ضروری گذارشات اپنے ہموطنوں کی خدمت میں پیش کریں۔ اور حب الوطنی کا واسطہ دے کر ان پر سنجیدگی سے غور کرنے اور پھر ان پر عمل پیرا ہونے کی درخواست کریں۔ سو سلسلہ :-

(۱) سب سے پہلی گذارش یہ ہے کہ وطن عزیز میں بسنے والے بڑی عمر کے افراد تو جس طرح ہوا اپنی عمر گذار رہے ہیں۔ اور جو چند سانس باقی ہیں وہ بھی جوں توں کر کے پورے ہو جائیں گے لیکن زیادہ دانشمندانہ طریق یہ ہے کہ اپنی نئی پود کی طرف زیادہ توجہ کی جائے۔ ہماری مراد اس سے ملک کے مختلف سکولوں، کالجوں میں پڑھنے والے طلباء کی حالت پر زیادہ توجہ دینے سے ہے۔ انگریز نے اپنے زمانۂ حکومت میں اپنے مطلب کے لئے طریقِ تعلیم رائج رکھا۔ اب آزادیٔ ملک کے بعد اس کورس کو بااصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ملکی مفاد کے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی دینے کے لئے اپنے ہی نوجوان کو ٹرینڈ کرنے کی ضرورت ہے۔

اگرچہ حب الوطنی کا مادہ پیدائشی طور پر ہر انسان کے اندر موجود ہوتا ہے۔ لیکن مدارس میں اس جذبہ کو خصوصی طور پر بڑھانے کی طرف توجہ دی جائے۔ بایں ہمہ یہ ضروری ہے۔ کہ طالب علموں کو عرصہ زیرِ تعلیم میں ملک کی عملی سیاست سے بالکل الگ رکھا جائے تا اُن کی تعلیم زیادہ پختہ ہو۔

پھر طالب علموں کو ایسے ماحول سے بچایا جائے جو اُن کی زندگی میں بُرے رنگ میں اثر انداز ہو۔ اس سلسلہ میں ہمارے نزدیک فلمی دنیا نے جس بھیانک نمونہ کو پیش کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آج ایک طالب علم ٹھوس علمی قابلیت کی نسبت فلمی دنیا سے زیادہ واقف و آگاہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً ہمارے نیتاؤں نے اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ پس مادرِ وطن کی محبت کی خاطر کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ملک کے ارباب حل و عقد اس نازک اور اہم معاملہ کی طرف توجہ کریں۔ اور نئی پود کی صحیح تربیت کے سامان کریں۔

۲ر دنیا نہایت برق رفتاری سے ترقی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور ہماری مصروفیات دن بدن زیادہ سنجیدہ ہو رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مناسب تفریح کے سامانوں کا کیا جانا بھی ضروری ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس وقت ایک طرف تفریح کا سامان کیا گیا ہے تو دوسری اس کے مسموم جراثیم ملک کی کایا گراوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔ کیونکہ ملک کا وہ نوجوان طبقہ جو ایک وقت فلمی پردہ پر بعض واقعات کو دیکھتا ہے تو دوسرے وقت اسے عملی میدان میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ تفریح کے سامانوں کو ایسے انداز سے تیار کیا جائے جو ترقی کا باعث ہوں۔ اس کے لئے حکومت کا سنسر بورڈ بہت کچھ کر سکتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر حب الوطنی کے جذبہ سے کیا جائے۔ تو اس کے لئے ضرور میدان نکل سکتا ہے۔

لیکن جب تک حکومت کی طرف سے ایسا * انتظام نہ ہو والدین اور اساتذہ کو اس کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو اگر یہی دونوں قسم کے مربی اس بات کا عہد کریں تو دنوں میں صورت حال بدل سکتی ہے۔ گھر میں والدین ایسے زہریلے ماحول سے بچائیں اور سکول میں اساتذہ مناسب طریق پر سینما کے نقصانات اپنے طلباء کے ذہن نشین کرائیں۔

۳ر تیسرے نمبر پر ہمارے نزدیک ملک میں سماجی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اخباروں میں اغوا وغیرہ کے واقعات کی خبروں کی اشاعت قطعی طور پر ممنوع قرار دی جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہر بدی کی ہیبت ہی اس کے ارتکاب سے بہت حد تک روکتی ہے لیکن جونہی افراد کے ذہنوں سے اس کی ہیبت کم کر دی جائے تو بدی کی طرف عوام کا میلان بڑھے گا۔ اور اُس کے ارتکاب کی وارادات زیادہ ہوں گی۔ پس ہر ایسی اشاعت کی روک تھام ضروری ہے، جو شعوری یا غیر شعوری طور پر بدی کی ہیبت کو نہ صرف کم کرتی ہے۔ بلکہ ایک گونہ اس کے ارتکاب کے لئے رغبت دلاتی ہے۔

پس اگر ہم صرف انہیں تین باتوں پر عمل کرنے کے لئے اول عزم صمیم کریں اور پھر ہر طبقہ ایک دوسرے سے اتحاد و تعاون کر کے آزادیٔ ملک کی ساتویں منزل کی طرف قدم اُٹھائیں۔ تو بلاشبہ اس منزل کے طے کر لینے کے بعد ہمارے سامنے

"ایک نیا ہندوستان"

ہوگا جو آج کے ہندوستان سے کہیں زیادہ محبوب اور کہیں بڑھ کر ترقی یافتہ!!

آنے والی گھڑیاں بتادیں گی کہ کس نے وطن کی حقیقی محبت کا حق ادا کیا اور کس نے اس قیمتی متاع کو ضائع کر دیا!!

(محمد حفیظ بقاپوری)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ نگرانی لنڈن میں مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس

تبلیغی مشنوں کا جائزہ۔ وسعتِ تبلیغ کیلئے اہم تجاویز

(امریکہ مشن کی کارگزاری کی رپورٹ):

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر یورپ کے سلسلے میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اس دوران میں مبلغین مشن ہائے بیرون کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں جملہ مشنوں کے موجودہ حالات۔ رفتار ترقی اور مشکلات پر تفصیلی غور کر کے ایسی سکیم تیار کی جائے جس سے تبلیغ کے میدان کو نمایاں طور پر وسیع کیا جا سکے۔ اور اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے مفید اور مناسب ذرائع بروئے کار لائے جا سکیں۔ یہ کانفرنس مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ر جولائی ۱۹۵۵ء کو مسجد لنڈن میں منعقد ہوئی۔ حضور اقدس نے دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ اور ہر اجلاس میں تینوں روز تشریف رکھتے۔ اور ہر معاملہ پر غور کر کے مشورہ طلب فرماتے اور ہدایات سے مستفید فرماتے رہے۔ کانفرنس کی کارروائی کو باضابطہ چلانے کے لئے ایک Steering کمیٹی مرتب کی گئی۔ جس کے ممبران صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ خلیل احمد صاحب ناصر۔ مولوی نسیم سیفی اور شیخ ناصر احمد صاحب تھے۔ کانفرنس کے مختلف اجلاسوں میں یورپ۔ امریکہ اور افریقہ ہر سہ براعظموں میں تبلیغ کا وسیع جال پھیلانے۔ قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے۔ مساجد کے تعمیر کرنے۔ مدارس قائم کرنے۔ نئے مبلغین تیار کرنے کی سکیمیں تیار کی گئیں۔ جن پر انشاء اللہ بتدریج عمل ہوگا۔ مشنوں کے نمائندگان کی طرف سے جو رپورٹیں پیش کی گئیں۔ ان کا خلاصہ احباب کے مطالعہ کے لئے پیش ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے شاندار نتائج پیدا کرے۔ اور اطراف و اکناف عالم میں خدائے قدوس کا نام بلند ہو۔ آمین والسلام

خاکسار ممبران سب کمیٹی

امریکہ مشن

اگرچہ امریکہ مشن اپنی موجودہ جغرافیائی حدود کے لحاظ سے نہ صرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے طول و عرض پر مشتمل ہے۔ بلکہ اس میں کینیڈا کا وسیع ملک بھی شامل ہے۔ مگر یونائیٹڈ سٹیٹس کی موجودہ سیاسی اہمیت کے پیشِ نظر امریکہ سے شائع ہونے والے لٹریچر کی آواز دنیا کے تمام ممالک میں پہونچتی ہے۔ یو مجلس اقوام کا صدر مقام بھی امریکہ میں ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس علاقہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

امریکہ میں سلسلہ احمدیہ کا مشن ۱۹۲۱ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ کھولا گیا۔ بعد میں اس میں مولانا محمد دین صاحب اور صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی نے کام کیا۔ ۱۹۴۷ء میں خلیل احمد ناصر وہاں پر متقرر ہوئے۔ مرزا منور احمد صاحب مرحوم اسی حلقے میں تبلیغ کرتے ہوئے فوت ہوئے۔ اس وقت وہاں پر خلیل احمد ناصر۔ مولوی نور الحق صاحب انور سید جواد علی صاحب۔ عبد الشکور کنزے اور چوہدری شکر الٰہی صاحب کام کر رہے ہیں۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب اور مولوی عبد الغفار صاحب ضیغم آجکل رخصت پر ہیں۔

اس حلقے میں سلسلے کی جماعتیں مندرجہ ذیل مقامات پر ہیں۔

بوسٹن۔ فلاڈلفیا۔ نیویارک۔ بالٹی مور۔ پٹس برگ۔ ینگس ٹاؤن۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹن سنسناٹی انڈیاناپولس۔ شکاگو۔ ملواکی۔ سینٹ لوئیس۔ لاس انجلز اور واشنگٹن

باقاعدہ مشنوں کے علاوہ کینیڈا اور امریکہ کے مختلف مقامات پر نو مسلم افراد مقیم ہیں۔ مثلاً ہارٹ فورڈ۔ ولیمنٹک۔ کیمبڈن Nova Scotia نیو برنزوک سیاٹل مارٹن Glenville کینال زون وغیرہ امریکن فوج میں بھی بعض احمدی ملک اور بیرون ملک مختلف مقامات پر متعین ہیں۔

امریکہ مشن کا صدر مقام واشنگٹن میں ہے جہاں پر سلسلے کی طرف سے ایک عمدہ مکان نہایت موزوں جگہ پر خرید اگیا ہے۔ اس کے علاوہ شکاگو اور پٹس برگ میں بھی سلسلے کے مکانات ہیں۔ ڈیٹن میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ سینٹ لوئیس میں بھی عنقریب مسجد تعمیر ہو جائے گی۔ اور کلیولینڈ میں بھی اسس غرض کے لئے فنڈز جمع کئے جا رہے ہیں۔

آئندہ کے لئے جہاں پر واشنگٹن کے مکان کی توسیع اور اس کے ساتھ مسجد کی تعمیر کی تجویز ہے۔ وہاں پر یہ بھی ارادہ ہے۔ کہ ملک کے دو اہم سنٹروں میں مسجدیں بنائی جائیں۔

نئے مشنوں کے قیام کے سلسلے میں موجودہ تعداد میں بھی اضافہ کا ارادہ ہے۔ کیونکہ ابھی تک ملک کے کئی مرکزی حصوں میں مشن قائم نہیں ہوئے۔

آئندہ کے لئے یہ بھی تجویز ہے کہ ملک میں وسیع پیمانے پر دورے کئے جائیں۔ تاکہ جہاں پر اس وقت مشن قائم نہیں ہو سکے وہاں پر بھی وقتاً فوقتاً اسلام کی تبلیغ ہو۔ اور جو جماعتیں قائم ہو جائیں۔ ان کی تربیت ہو سکے۔

مبلغین کی علمی استعداد کو اور زیادہ ترقی دینے کے لئے بھی بعض ذرائع زیر تجویز ہیں۔

اسلامی لٹریچر کی ذیل میں اس وقت امریکہ مشن کے پاس ۱۸ کے قریب انگریزی مطبوعات موجود ہیں۔ جن کا ایک معتد بہ حصہ امریکہ میں تیار کیا گیا ہے۔ ان کتب کو صرف قیمتاً ہی نہیں دیا جاتا۔ بلکہ حسب موقعہ مفت بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس وقت تک کئی سو لائبریریوں میں اسلامی لٹریچر رکھوایا جا چکا ہے۔ واشنگٹن سے مسلم سن رائز باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ آئندہ اس کے حجم کو بڑھانے اور اس کو ماہوار کرنے کی تجویز ہے۔ اس صورت میں انشاء اللہ اس کی تعداد اشاعت میں بھی نمایاں اضافہ کیا جائے گا۔ مسجد فضل واشنگٹن میں اسلامی علوم پر مشتمل ایک مناسب لائبریری قائم ہے۔

قرآن کریم کی انگریزی تفسیر کا ایک حصہ جو چھپ چکا ہے۔ وہ بہت سی لائبریریوں میں رکھوایا جا چکا ہے۔ اب انشاء اللہ اس کا ایک Handy size تیار کرنے کا ارادہ ہے۔

مسلم سن رائز کے علاوہ جماعتوں کی تربیت کے لئے احمدیہ گزٹ بھی ہر اہم موقعہ پر باقاعدگی سے شائع کیا جاتا ہے۔

اب آئندہ کے لئے یہ بھی تجویز ہے کہ امریکہ میں ہی ایک تربیتی اور تعلیمی ادارہ قائم کیا جائے جس میں امریکن نو مسلمین میں سے قابل افراد کو Intensive ٹریننگ دے کر مقامی طور پر تبلیغ کے قابل بنایا جائے۔ ان میں سے چند قابل نوجوانوں کو مرکز سلسلہ میں نسبتاً لمبی تعلیم کے لئے بھجوانے کا پروگرام ہے۔

امریکہ مشن محسوس کرتا ہے کہ نو مسلم خواتین اور بچوں کے لئے بھی اسلامی رنگ کی تربیت کا خاص انتظام ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے بھی مناسب لٹریچر کی سکیم زیر غور ہے۔

جن تجاویز کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق تفصیلی اور معین امور کانفرنس کے غور کے لئے ایجنڈا میں پیش ہیں

خلیل احمد ناصر

(الفضل ۶/۸/۵۵)

یادِ رفتگان

جناب ایم۔ احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از اے۔ پی عبد الرحیم صاحب کلکتہ)

آج سے چار ماہ قبل جماعت احمدیہ مالابار کے لئے ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ یعنی دو اپریل کی شب کو جناب ایم۔ احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پینگاڈی حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال سے زیادہ تھی۔

چونکہ آپ کا نام مالابار کی تاریخ احمدیت میں ایک خاص درجہ رکھتا ہے۔ اسلئے بلاشبہ آپ کی موت تمام جماعت احمدیہ کے لئے بالعموم اور جماعت احمدیہ مالابار کے لئے بالخصوص ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ کا نام ان خوش نصیبوں میں لکھا جائے گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی بیعت کر کے احمدیت میں شامل تھے۔ اور پھر جلد جلد اخلاق و عقیدت میں ترقی کرتے چلے گئے۔ چونکہ مالابار کا علاقہ مرکز احمدیت سے بہت دور واقع ہے۔ اس لئے مرکز کی طرف سفر کے لئے بہت سے لوازمات کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو اکثر سب کو میسر نہیں آتے۔ نیز آپ کی بیعت کے ایک سال بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ اسس لئے مرحوم کو حضور کی زیارت نصیب نہ ہو سکی۔

آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مالابار کے سب سے بڑے شہر کالی کٹ میں گذارا اور یہیں کرسچن کالج میں آپ نے تعلیم پائی اور گو زمانہ تعلیم میں ہی کالج کے پادریوں سے اسلام کے بارے میں گاہے بگاہے گفتگو ہوتی۔ لیکن دینی علوم سے کم واقفیت کی وجہ سے آپ انہیں صحیح اور مکمل جواب نہ دے سکتے۔ اس طرح آپ کا دل بہت کڑھتا تھا۔ اس زمانہ میں حسن اتفاق سے آپکو کسی ہندو دوست نے ریویو آف ریلیجنز کا ایک پرچہ دیا۔ آپ نے اُسے پڑھا۔ اور پھر فوراً خریدار بن گئے۔ یہی ایک پرچہ تھا جو آپ کو احمدیت کی گود میں کھینچ لایا۔ سچ ہے ؎

پاک دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

آپکے اندر بیشمار خوبیاں تھیں۔ خاص طور پر وقت پر کام کرنا۔ ہمیشہ اپنے وعدہ پر قائم رہنا۔ اور غریبوں سے ہمدردی رکھنا۔ آپ ایسے قابل

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مبلغین کا قریباً ساڑھے تین ہزار میل تبلیغی سفر۔ سولہ جماعتیں درس و تدریس تعلیم و تربیت۔ بارہ سو افراد کی تبلیغ بذریعہ ملاقات ہزاروں اشخاص کو تبلیغ بذریعہ لیکچر۔ ۲۰۰۶ ٹریکٹوں اور رسالوں کی تقسیم

(تبلیغی رپورٹ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان بابت ماہ جون ۱۹۵۵ء)

(۲)

۴۔ یو۔ پی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج دارالتبلیغ دہلی کے ماتحت یوپی میں ہمارے پانچ مبلغین سرگرم کار رہے۔ اور سب نے مجموعی طور پر ۱۴۸۶ میل کا سفر کیا۔ اور ۵۵۰ افراد کو تبلیغ کی۔ مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے گورنمنٹ کے پانچ افسران اور نو بڑے تاجروں سے ملاقات کر کے لٹریچر پیش کیا۔ مدارس میں تعطیلات کی وجہ سے طلباء میں تبلیغ نہ ہو سکی۔ مولانا صاحب نے میرٹھ اور بجوپورہ کا دورہ کر کے جماعتوں کی تنظیم و تربیت کی۔ اور درس دیئے۔ اور دہلی، نئی دہلی اور سہارنپور کے مختلف ملحقات میں ۱۵۰ کی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ کئی ہندو احباب کی خدمت میں ہندی ٹریکٹ "ست سندیش" اور "وید اور ہمارا کرشن" تقسیم کئے۔ اور سلسلہ کی کئی کتب زیر تبلیغ افراد کو مطالعہ کیلئے دیں۔

شاہجہانپور (یوپی) میں مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے تعلیم یافتہ طبقہ میں ۱۳۷ ٹریکٹ اور متعدد رسالے اور اخبارات مفت تقسیم کئے۔ اور سلسلہ کا لٹریچر بعض معزز احباب کو مطالعہ کے لئے دیا۔ آٹھ افراد مستقل طور پر زیر تبلیغ رہے۔ اور ۸۷ افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ اور سے پورکٹیا، اٹاوہ، بیدہ، پوریاں اور محمدی کا دورہ کیا۔ اور تبلیغ کے علاوہ جماعتوں کی تنظیم کا کام کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ کے خطبات کے ذریعہ مقامی جماعت کی تربیت کی۔

موضع کوٹ ڈھونڈ کلاں علاقہ میوات میں مولوی محمد ایوب صاحب کام کر رہے ہیں۔ جہاں ایک نیا مشن کھولا گیا ہے۔ وہاں کوئی احمدی جماعت نہیں ہے۔ مولوی صاحب فی الحال غیر احمدی بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اور عمومی رنگ میں مصروف تبلیغ رہتے ہیں اس ماہ انہوں نے صرف دس میل کا تبلیغی سفر کیا۔ مولوی صاحب جیسا کہ سابقہ رپورٹ میں ذکر آ چکا ہے ابھی تک خانہ بدوش ہیں۔ کیونکہ کوئی مکان رہائش کے لئے انہیں نہیں مل سکا۔

انبیٹہ میں مولوی غلام نبی صاحب بتائی طور پر کام کر رہے ہیں۔ اور جماعت کے بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں۔ اس گاؤں کے نو افراد مستقل طور پر آپ کے زیر تبلیغ ہیں جنہیں تبلیغ کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا جاتا ہے۔

سکرایس مولوی منظور احمد صاحب فاضل فی التفسیر نے تین درجن سے زائد افراد کو تبلیغ کی۔ حدیث شریف اور سلسلہ کی کتب کا درس ہوتا رہا۔ اور ایک درجن کے قریب بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی رہی۔ انہوں نے اردو ہندی کے ۱۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لکھنؤ اسمبلی کے ایک سابق ایم ایل اے کو ہندی لٹریچر اور ایک عیسائی مشن کے پادری کو انگریزی لٹریچر دیا۔ اس ماہ دو تقریریں ہوئیں۔ ایک سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور دوسری سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ اس کے علاوہ مولوی راجہ ہمدانی کا ذوق کے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔

کشن گڑھ راجستھان میں مولوی فتح محمد صاحب اسلم نے قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس جاری رکھا۔ اور عرصہ زیر رپورٹ میں چار سو مرد و زن کو تبلیغ کی۔ مقامی افراد کے علاوہ اجمیر جا کر بھی ٹریکٹ تقسیم کئے ماہ تبلیغی لیکچر دیا۔ اور ایک سو بیس میل کا سفر کیا۔

۵۔ صوبہ بہار۔ مولوی سمیع اللہ صاحب رانچی میں مقیم ہیں۔ اس ماہ ان کی ایک تفصیلی گفتگو جو مولانا آزاد سبحانی صاحب کے ساتھ ہوئی تھی بدر میں شائع ہو چکی ہے۔ مولوی صاحب نے رانچی کے تعلیمیافتہ طبقہ میں تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ کیونکہ پہلے وہ مونگیر میں تھے۔ اور حال ہی میں انہیں رانچی تبدیل کیا گیا ہے مولوی صاحب نے اٹکی، ماندر، ہرباتو اور کھونٹی کا ۲۱۸ میل سفر کر کے دورہ کیا۔ اور سینکڑوں افراد کو تبلیغ کی۔ ان علاقوں میں رانچی کے سوا پہلے کوئی احمدی نہیں ہے۔ پٹنہ شہر میں سید نصیر الدین صاحب کام کر رہے ہیں۔ جو صرف تقسیم لٹریچر کا کام کرتے رہیں۔

۶۔ مالابار۔ ٹراونکور مکرم مولانا ابی عبد اللہ صاحب فاضل مالاباری کی نگرانی میں مولوی محمد ابو الوفا کالیکٹ شہر میں اور مولوی احمد رشید صاحب کرناگاپلی میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولوی عبد اللہ صاحب نے کنانور، بینگاڈی اور ہوگرال کا دورہ ۲۶ میل سفر طے کر کے کیا۔ ہر سہ علاقوں میں تعلیمی کلاسیں جاری کر کے آپ نے درس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بعد نماز مغرب روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ درس ہوتا رہا۔ رسالہ ستیا دوتھن کے مضامین پر نظر ثانی کے علاوہ جولائی کے پرچہ کے لئے کچھ مضامین لکھے۔ حیات و وفات مسیح۔ اور ختم نبوت کے مسائل پر غیر احمدی مولویوں کو تبادلہ خیالات کی دعوت دی۔ کالیکٹ میں وہابیوں کی انجمن کے ایک سیکرٹری مولوی صاحب نے اس بارہ میں جواب دیا تھا۔ ان کے ساتھ خط و کتابت جاری ہے۔ کالیکٹ میں مولوی محمد ابو الوفا صاحب مقامی طور پر درس و تدریس کا کام کرتے رہے۔ اور رسالہ ستیا دوتھن کے مضامین کی ترتیب میں مولوی عبد اللہ صاحب فاضل کی مدد کی۔ انہوں نے کنانور اور بینگاڈی کا دورہ کیا۔ بینگاڈی میں جماعت احمدیہ کی انفرادی حیثیت اور اسلامی خدمات" کنانور میں" تربیت اولاد" اور کوڈالی میں" تربیت" کے موضوع پر خطبات دیے۔ مولوی احمد رشید صاحب کرناگاپلی نے اس ماہ ایک مخیر دوست کو تحریک کر کے اشاعت لٹریچر کے لئے ایک سو روپیہ کا عطیہ لے کر مرکز بھجوایا۔ اللہ تعالےٰ اس ہمدرد کو جزائے خیر بخشے۔ انہوں نے متعدد دیہات کا دورہ کئی میل سفر طے کر کے کیا۔ مالابار کے مبلغین کو یہ ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ وہ مہینہ کا اکثر حصہ دوروں پر رہ کر تبلیغی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی خدمات قابل تحسین ہیں۔ مولوی عبد اللہ صاحب گو بوڑھے ہیں مگر جوانوں کے سے قابل رشک ہیں۔ اور دوسرے دونوں مبلغین نوجوان ہیں ان کی ہمتیں اس سے بھی زیادہ جوان ہیں۔

۷۔ صوبہ کشمیر۔ مولوی عبد الواحد صاحب فاضل پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ کشمیر جو ایک طویل عرصہ تک مبلغ رہے ہیں۔ اور اب پنشن پا چکے ہیں کے زیر نگرانی سرینگر میں مولوی حکیم محمد سعید صاحب۔ سندہ باڑی میں مولوی عبد اللطیف صاحب عاجز۔ کنہ پورہ میں مولوی شیخ حمید اللہ صاحب علاقہ پونچھ میں مولوی سید غلام احمد شاہ صاحب تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اور ان سب نے مجموعی طور پر تین سو میل سفر طے کر کے دو سو ستر افراد کو تبلیغ کی اور ۱۰۲۹ ٹریکٹ اور رسالے مفت تقسیم کئے۔ مولوی عبد الواحد صاحب پراونشل امیر کشمیر۔ پنشنر ہونے کے باوجود خود بھی تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے ۵۴ عدد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ دو خطبات آسنور میں اور ایک خطبہ سرینگر میں دیا۔ آسنور کے مقامی احمدی طلباء کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ اور باجماعت نمازوں کا انتظام طلوع کرکے لوگوں کو گھروں سے بلا کر لاتے رہے۔ حقہ نوشی کے خلاف بھی آپ نے ایک مہم جاری کی ہے۔ چنانچہ رشی نگر۔ آسنور اور کوریل میں تین حقے انہوں نے تڑوا دیئے اور سیکرٹری صاحب تعلیم آسنور کے ذریعہ "اخلاق حسنہ" کا درس جاری رکھا۔ نیز اخبار بدر افراد جماعت کو سنایا جاتا رہا۔

مولوی غلام احمد شاہ نے علاقہ پونچھ میں سنگیوٹ مجاٹھی۔ راجوری۔ جارکوٹ۔ ڈہانوں۔ بھوستان بھعل وغیرہ دیہات کا دورہ کر کے تبلیغ کی۔ ایک برات میں شمولیت کر کے براتیوں میں تقریر کی اور بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو منظم و مضبوط بنانے کے لئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے تفرقہ کو دور کر کے اتحاد پیدا کرنا ہمارا کام ہے۔ اس طرح ایک سو آدمیوں کو تبلیغ کی اور بیشتر افراد کو ٹریکٹ دیئے۔

شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ کنہ پورہ نے ستر میل کا پیدل سفر کر کے دیہات میں جا کر تبلیغ کی۔ اور ایک سو افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ اور تیس ٹریکٹ تقسیم کئے۔ مولوی صاحب نے مقامی جماعت کی تنظیم میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ چنانچہ مقامی جماعت ایک لائبریری قائم کر لی ہے۔ جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ اس کے علاوہ دوستوں کو صبح کی نماز کے لئے جگانے کے لئے ایک گھنٹی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ اور نمازوں کے اوقات کی پابندی کے لئے ایک گھڑی مسجد کے لئے خرید کی گئی۔

مولوی عبد اللطیف صاحب سندہ باڑی میں کام کر رہے ہیں۔ یہاں راجہ مظفر خاں صاحب اور ان کا خاندان احمدی ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال اپنے خاندان سمیت بیعت کی ہے۔ اور مخالفین کی سخت مخالفت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ مخالفین کی طرف سے ان کو ہزاروں روپیہ کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ راجہ صاحب مستقل مزاجی اور صبر و استقلال کے ساتھ ان حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور مولوی عبد اللطیف صاحب کے ساتھ مل کر تبلیغی دورے کرتے ہیں۔ مولوی عبد اللطیف صاحب نے اندورہ۔ اڑی پورہ۔ صوف شالی۔ ونگام وان گام وغیرہ دیہات کا دورہ کر کے تبلیغ کی اور چالیس میل پیدل سفر کیا۔

مولوی حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سرینگر نے مقامی طور پر سائیکل پر اور پیدل سفر کر کے ۱۰۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ اس ماہ سرینگر میں "عالمی روحانی کانفرنس" کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس کانفرنس کا صدر مقام الہ آباد (یوپی) ہے۔ اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے شریک ہو کر اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کیں اس کانفرنس کا مقصد بین المذاہب اتحاد

پیدا کرتا ہے۔ مولوی حکیم محمد سعید صاحب نے اس میں شرکت کر کے تقریر کی۔ اور احمدیت اور اسلام کے نقطۂ نگاہ سے اسلام کی صلح کن تعلیم بیان کی

مختلف مذاہب کے درمیان محبت پیدا کرنے اور ایک دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم قائم کرنے اور مذہبی جذبات کی عزت و توقیر کا احساس کرنے کی تعلیم اسلام نے دی ہے اور قرآنی تعلیم کے رو سے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے پیشوایان کی تعظیم کرے کیونکہ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا کے ہر حصے میں انبیاء آئے ہیں۔ اور گو اس وقت بعض مذاہب کی تعلیم کی شکل بدل گئی ہے۔ لیکن ابتداءً تمام مذاہب الہامی تعلیم پر قائم ہوئے تھے۔ اور ان مذاہب کے بانی منجانب اللہ تھے۔ اسی لئے ہم تمام مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کرتے ہیں۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کے فرستادہ قرار دیتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں یہ خیال سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور اپنی آخری کتاب پیغام صلح جو ۱۹۰۸ء میں آپ نے تصنیف فرمائی میں مختلف مذاہب کے درمیان بالخصوص ہندوستان کے دو بڑے مذاہب ہندو مت اور اسلام کے درمیان صلح و اتحاد کے لئے تجاویز بیان فرمائیں۔ حضور علیہ السلام کے ارشادات۔ اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی ہدایات کی تعمیل میں ہماری جماعت ہر سال ہندوستان کے سینکڑوں مقامات پر سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کرتی ہے۔ اور جیسا کہ پچھلی سطور میں ذکر آچکا ہے۔ اس سال کے جلسے اگلے ماہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا جارہا ہے۔ پس یہ سہرا اسلام کے سر ہے کہ اس نے تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت کرنے کی تعلیم دی۔ اور پھر یہ سہرا جماعت احمدیہ کے سر ہے۔ جو عملی طور پر اس اسلامی حکم پر قائم ہے۔ اور ہماری سٹیجوں پر بیک وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت کرشن علیہ السلام۔ حضرت بدھ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام وغیرھم انبیاء کرام کی پاک سیرتیں بیان ہوتی ہیں

غرضیکہ حکیم محمد سعید صاحب نے سرینگر میں منعقدہ روحانی پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کر کے اسلام کی نمائندگی کی۔ اور ایک ہزار انگریزی اردو اور ہندی رسالے اور ٹریکٹ تقسیم کئے

فجزاہ اللہ احسن الجزاء

۸۔ مالیر کوٹلہ میں مولوی امیر احمد صاحب مبلغ کا کام کر رہے ہیں جو تبلیغ کا کام نہیں کرتے بلکہ انہیں تبلیغ کا جنون ہے اور سلسلہ کا ہر قسم کا لٹریچر لے کر چھوٹے سے چھوٹے آدمی اور بڑے سے بڑے افسر کے پاس پہنچتے ہیں بادہ ملیتوں کو گھیر کر تبلیغ کرنا اور لٹریچر پیش کرنا اور ہر قسم کے افسران کی کوٹھیوں میں جا کر لٹریچر دینا اور مطالعہ کیلئے سلسلہ کی کتب دینا ان کا طرہ امتیاز ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے ایک سو سے زیادہ کتب اور رسالے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیئے۔ علاوہ ازیں مالیر کوٹلہ اور پٹیالہ کے کئی سابق وزراء کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت دے

بالآخر نظارت ہذا ان تمام جماعتوں اور حضرات کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے تبلیغی میدان میں ہمارے مبلغین کی معاونت کی اور سہولیات بہم پہنچائیں۔ اور مبلغین کرام کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی مساعی جاری رکھیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے مبلغین کی دین و دنیا میں فلاح و کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

بقیہ صفحہ ۲ یاد رفتگاں

رشک صفات کے مالک تھے اور یہی اوصاف تھے جن سے آپ ہر دلعزیز بن گئے۔ کیا احمدی کیا غیر احمدی بلکہ غیر مسلم تک آپکے دلدادہ تھے۔ اپنے وقت دفات اور پرائے مسلم اور غیر مسلم سبھی سوگوار تھے

جماعت احمدیہ مالابار کی تاریخ میں آپکی مالی قربانیاں ہمیشہ یادگار رہینگی۔ ابتدائی زمانہ میں جبکہ مالابار کے کٹر مولوی اور اُنکے حاشیہ نشین نواحمدیوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ مرحوم ہی کا دل گردہ تھا کہ مصیبت زدوں کی دلیری کے ساتھ مالی امداد فرما کر مشکلات کو بہت حد تک کم کر دیتے تھے۔ آپکو حضرت امیر المومنین کے ساتھ بے اندازہ محبت تھی۔ جب بھی کوئی ضرورت ہوتی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وافر حصہ پاتے۔ دنیاوی طور پر بھی آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت احسان تھا۔ ابتدائی زمانہ میں سرکاری عہدوں پر فائز ہونے والے چند لوگوں میں آپ بھی شامل تھے۔ نیز عرصہ دراز تک آپ ریاست کیچن میں بطور انسپکٹر کام کرتے رہے۔ اور آخر اسی سروس سے آپ ریٹائر ہوئے۔ آپ کا یہ عرصہ ملازمت بھی دوسرے ملازمین کے لئے ایک نمونہ تھا۔ آپ اپنے وقت کے بہترین ٹینس کے کھلاڑی تھے۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکی ہر خوبی اور نیکی کو قبول فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں

۴۴ جگہ دے۔ نیز ہم کو اور ہماری آنے والی نسلوں کو آپ کی خوبیاں اپنانے اور آپ کی طرح احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ ان دنوں مرحوم کے بڑے فرزند پاکستان میں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جلد از جلد اس مصیبت سے [illegible]

اخبار احمدیہ

قادیان ۴ راگست۔ مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب مبلغ فرانس مع ہمشیرہ محترمہ صفیہ ملک صاحبہ لاہور سے تشریف لائے۔ اور زیارت مقامات مقدسہ کے بعد ۷ راگست کو واپس تشریف لے گئے۔ آپ چند دن تک فرانس جانے کا عزم رکھتے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۵ راگست۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ مغربی افریقہ جو چند ماہ کی رخصت پر پاکستان واپس آئے ہوئے تھے قادیان تشریف لائے۔ قریب میں آپ بھی واپس مغربی افریقہ تشریف لے جائیں گے۔

گورداسپور ۶ راگست۔ جناب بکرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر کی صدارت میں گورداسپور ڈسٹرکٹ سپورٹس ایسوسی ایشن نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ دیگر بعض کھلاڑیوں کے علاوہ احمدیہ والی بال کلب قادیان کے مکرم چوہدری عبد السلام صاحب کو ۵۱-۵۲ء میں اور مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو ۵۲-۵۳ء و ۵۳-۵۴ء میں والی بال کے بہترین کھلاڑی ہونے اور عمدہ اخلاق کے حامل ہونے کے باعث Commendation سرٹیفکیٹ دیئے جائیں۔

اس اجلاس میں شرکت کے علاوہ خاکسار (ایڈیٹر) نے پریس کانفرنس میں بھی شمولیت کی۔ (جس کی رپورٹ الگ درج ہے)

قادیان ۱۰ راگست۔ جناب ناظر اعلیٰ صاحب ربوہ کی طرف سے بذریعہ تار حضرت اماں جی حرم محترم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے افسوسناک سانحۂ ارتحال کی خبر موصول ہوئی۔ اس قومی صدمہ کی خبر کو احباب قادیان نے نہایت تکلیف سے سنا۔ مسجد مبارک میں بعد عشاء ایک غیر معمولی اجلاس میں مکرم و محترم مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے حضرت ممدوحہ کے مناقب بیان کئے۔ بعد ازاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی انجمن کی طرف سے دو ریزولیوشن پاس کئے گئے (جو الگ درج کئے جارہے ہیں) بعد ازاں مکرم مولوی صاحب نے جنازہ غائب پڑھایا بیرونی جماعتیں بھی جنازہ غائب پڑھ کر مغفرت و رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

زائرین مندرجہ ذیل احباب قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے:۔

(۱) ۲ راگست۔ لیہ ضلع مظفر گڑھ سے ملک بشارت احمد صاحب و پسر مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ امیر مقامی (۲) ۳ راگست لاہور سے کریم الدین صاحب (از اقارب محمد سلیمان صاحب دہلوی و قمر الدین صاحب دہلوی) اور کراچی سے چوہدری سلطان محمود احمد صاحب (۳) اگست ربوہ سے میاں احمد دین صاحب ڈنگوی (برادر نسبتی حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی) (۴) ۵ راگست منٹگمری سے ملک عصمت اللہ صاحب (برادر ایڈیٹر بدر) غوطہ فتح گڑھ (ضلع سیالکوٹ) سے عبد الرحیم صاحب مع پسرش خورشید احمد صاحب (۵) ۶ راگست ربوہ سے عبد الرشید صاحب (پسر مستری عبد الغفور صاحب) (۶) ۷ راگست۔ لائلپور سے مولوی فضل الدین صاحب (خسر عمر الدین صاحب) ربوہ سے مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی مع محترمہ ایم صدیقہ صاحبہ و دو بچگان (از اقارب میاں جلال الدین صاحب) و محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بنت میاں عبد اللہ صاحب نانبائی) لاہور سے ملک رشید احمد صاحب برادر نسبتی شیخ عبد الحمید صاحب عاجز) مع والدہ محترمہ و ہمشیرہ محترمہ راشدہ ملک صاحبہ) اور نیلا گنبد (لاہور سے) نصیر احمد خان صاحب (نبیرہ حضرت میاں قطب الدین صاحب مس گر امرتسر) مع اہل و عیال) و محمد یوسف صاحب پسر میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ مع والدہ محترمہ اور لائلپور سے ڈاکٹر نثار احمد صاحب (برادر نسبتی میاں عمر الدین صاحب)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:۔

(۱) ۲۷ رجولائی۔ عبد الرشید صاحب۔ قریشی محمد احمد صاحب (۲) یکم راگست مجید احمد صاحب (۳) ۲ راگست ناصر احمد صاحب (۳) ۳ راگست مختار احمد صاحب ہاشمی (۴) ۴ راگست محمد دین صاحب (۵) ۶ راگست۔ ملک بشارت احمد صاحب

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو مورخہ ۲۹/۷/۵۸ کو تیسرے فرزند سے نوازا ہے۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے نومولود کا نام طاہر احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ عزیز کی درازی عمر۔ نیک اور خادم دین ہونے نیز ہمارے لئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار بشیر احمد سیالکوٹی حفاظت مرکز ربوہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت میں آپ کا کیا حصہ ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی صحت کی بحالی اور اسلام کی ترقی کے لئے میدان کا جائزہ لینے کے لئے یورپ تشریف لے گئے ہیں۔ اور ان اغراض کے لئے خطیر رقم کی ضرورت ہے۔ جس کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ پس احباب کرام "سفر یورپ" کی امانت میں زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر ثواب حاصل کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

قربانی کی کھالوں کی رقوم

اور

جماعتوں کی ذمہ داری

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر کی جانے والی قربانی کی کھالوں کا روپیہ مرکز میں آنا چاہیئے۔ اور اگر اس میں سے کچھ رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے لئے خرچ کرنے سے قبل نظارت بیت المال قادیان سے اجازت حاصل کی جائے۔

پس مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کو چاہیئے کہ کھالوں کی رقم اکٹھی کر کے جلد از جلد محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

قربانی کا وقت

"یاد رہے۔ نازک وقتوں میں ہی زیادہ قربانی کی ضرورت ہوتی ہے"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

ناظر بیت المال قادیان

شکریہ و درخواست دعا

اسرار محمد صاحب احمدی برادر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راکھ اور محترم رحیم بخش صاحب امرتسری نے ایک ایک پرچہ زیر تبلیغ افراد کے نام جاری کرنے کے لئے دو پرچوں کی قیمت ادا کی ہے۔ دفتر ہر دو حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب سے ان کے حق میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اور دیگر احباب سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ ایسے کار خیر میں حصہ لے کر ممنون فرمائیں (منیجر)

جنم اشٹمی بقیہ صفحہ ۱

اور یہ دو یہ جیوتی اُس یوگیراج کی بھوشیہ بانی کے انوسار پرگٹ ہوئی جس کو آپ نے گیتا میں ارجن کو اُپدیش کرتے ہوئے کیا ہے۔ پس آج ہم کو دوہری خوشی ہے ایک یہ کہ بھگوان کرشن کے گنوں کو دھارن کر کے پرماتما کی ایک دو یہ مورتی سنسار میں سادھو پرشوں کی رکھشا کیلئے اوتپن ہوئی اور دوسرے یہ کہ اُس یوگیراج یدو کل بھوشن کی وہ بھوشیہ بانی پوری ہوئی جو کہ آپ نے کوروکشیتر کے میدان میں ارجن کو مخاطب کرتے ہوئے کی تھی۔ پس میں تمام ان کرشن بھگتوں سے جو کہ آج جنم اشٹمی کا پوتر تیوہار منا رہے ہیں سو ہم پرارتھنا کرتا ہوں کہ ان کو جنم اشٹمی حقیقی خوشی نہیں دے گی جبکہ وہ اس زمانہ کے مہان سدھارک بھگوان کرشن قادیانی کو سویکار کر کے اپنی آتما کو پوتر کریں۔ نسندیہہ پرماتما کے اوتاروں کو سویکار کر کے مانو سماج نانا پرکار کے دکھوں اور کشٹوں سے نجات حاصل کر سکتی ہے۔ اوتاروں کے درشن ماتر سے ہی ہردیہ کے تمام شک دور ہو جاتے ہیں شاستر کہتے ہیں کہ

भिद्यते हृदयग्रन्थि छिद्यन्ते सर्वसंशयाः
क्षीयन्ते सर्व कर्माणि तस्मिन
दृष्टे परावरे ।

اتھات اوتار کے درشن ماتر سے ہردیہ کی گرنتھی ٹوٹ جاتی ہے اور سارے شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ اور تمام کوکرم بھسم ہو جاتے ہیں۔ میں ان تمام کرشن بھگتوں سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ نش پکش ہو کر بھگوان کرشن قادیانی کی سکمشا کا سوادھیائے کریں۔ نسندیہہ یہ بات ان کے جیون میں ایک تبدیلی پیدا کرے گی اور ایک ایسا ستیہ مارگ بتائے گی کہ جس پر چل کر وہ پرم پتا پرماتما کے درشن کر سکیں گے۔ انت میں میں تمام ان کرشن بھگتوں کو اس جنم اشٹمی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ پرماتما کرے کہ یہ جنم اشٹمی نہ کیول انکی دھارمک اُنتی کرے بلکہ ان کی سنتان اور انکی جاتی کیلئے بھی لابھ دائیک ہو۔

اظہار تعزیت

موضع تلاکور تحصیل جگادھری ضلع انبالہ میں مکرم حکیم محمد رمضان صاحب احمدی رہائش رکھتے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ مقامی گورنمنٹ سب سی ڈائیزڈ ڈسپنسری (Subsidised Dispensary) ڈسپنسری میں عرصہ ۱۲ سال سے بطور نرس کام کرتی رہی ہیں۔ جو گذشتہ دنوں مورخہ ۵-۵۵ کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنی بے لوث خدمات۔ حسن اخلاق کے ذریعہ عام پبلک میں ہر دلعزیز ہو نا اُن جذبات کے اظہار سے عیاں ہے۔ جو اس ڈسپنسری کے ایک غیر مسلم کارکن سردار ہر اندر سنگھ صاحب جاگیردار وکیٹ ڈسپنسری کی طرف سے ہمیں موصول ہوئے ہیں۔ سردار صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"موضع تلاکور تحصیل جگادھری ضلع انبالہ میں گورنمنٹ سب سی ڈائیزڈ ڈسپنسری ہے جس میں شریمتی لطیفاً بطور گورنمنٹ سرونٹ زائد از ۱۲ سال تعینات رہی۔ آپ بے شمار صفات کی مالک تھیں۔ آپ کے ہاتھ میں قدرت نے وہ شفا رکھی تھی کہ اپنے عرصہ ملازمت میں ہزاروں کیس کئے۔ اور ان میں سو فی صدی کامیاب ہوئی۔ آپ طمع نفسانی سے قطعی پاک تھیں۔ امیر و غریب اس کے لئے سب یکساں تھے۔ ۳۵ سال کی عمر میں مورخہ ۵-۵۵ کو ایسی حالت میں اس جہان سے چل بسیں کہ اُن جیسی خوش خلق نیک طینت، ملنسار، جفاکش، محقق دیہہ کی علاقہ کو از حد ضرورت تھی۔ ان کی وفات پر گرد و نواح کے سب ہندو مسلمان، سکھ ہریجن کی آنکھیں اشک بار تھیں۔

ہم سب منتظمان ڈسپنسری و باشندگان علاقہ متوفیہ کے لئے دعا گو ہیں کہ خدا اس کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"

رپورٹ پریس کانفرنس

گورداسپور ۶ راگست جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ سال حال کا پروگرام یہ ہے کہ

	کوئیں کی مرمت	تعمیر مدارس	تعمیر پنچائت گھر
تحصیل گورداسپور	۲۹۵ (اخراجات ۷۵ ہزار)	۶۴ (اخراجات ۳۹ ہزار)	۳ (اخراجات ۱۲ صد)
تحصیل پٹھانکوٹ	۶۲ (اخراجات ۶۲ ہزار)	۷ (اخراجات ۲۳ ہزار)	

ان اخراجات کا نصف پبلک کے ذمہ بصورت بیگار ہوگا۔

دھسی بند کا شگاف کئی میل کا جو ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اس کی تکمیل کے لئے ایک ہزار آدمی دیئے گئے ہیں۔

دیہات میں فراغت کے اوقات میں آمد پیدا کرنے کی ترغیب دینے کے لئے بان بنانے والی چھ مشینیں بعض دیہات میں بھجوائی گئی ہیں۔ مزید جناب ڈی سی صاحب نے بتایا کہ میں نے ایک یہ تجویز بھی کی ہے۔ کہ شہروں اور دیہات میں مستورات کی انجمنیں قائم کی جائیں جن کے ذریعہ سوت کاتنے کے لئے روئی دی جایا کرے۔ اسی طرح غریب طبقہ اور بیوہ مستورات کو گذارہ مہیا ہو سکتا ہے۔ اس کا تجربہ کر رہا ہوں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) عاجز محکمہ پولیس میں سب انسپکٹری سے انسپکٹری کے لئے ضلع سے منتخب ہوا ہے۔ اور دو اور مرحلے طے کرنے کے بعد ترقی کا فیصلہ معین ہوگا۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد عثمان نور احمدی گونپور اڑیسہ)

(۲) ماہ جون میں عاجز نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ اور ماہ رواں کے آخر تک نتیجہ نکلنے والا ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ التماس ہے کہ عاجز کی اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (طالب دعا خلیل الدین احمد خان ہیڈ مولوی نیالی ہائی سکول ضلع کٹک)

(۳) خاکسار کی پھوپھی محترمہ عزیزہ راج بیگم صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار اور خاکسار کے اہل خانہ خورد و کلاں کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (خاکسار ابو البشیر محمد رحمت اللہ چک امیر ج)

(۴) مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پنجاب گورنمنٹ عرصہ ۴ سال سے ٹی بی میں مبتلا ہیں۔ باوجود عمدہ علاج وغیرہ کے صحت گرتی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص قدرت نمائی کے طور پر انکو مکمل صحت عطا فرمائے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی۔ ۵؍اگست۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی طویل علالت کے پیش نظر وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا کو پاکستان کا قائم مقام گورنر جنرل بنا دیا گیا ہے۔ اور انہوں نے مسٹر غلام محمد کے فرائض سنبھال لئے ہیں ملکہ انگلستان کی طرف سے منظوری کا فرمان جاری ہو گیا ہے۔

کراچی۔ ۷؍اگست۔ آج پونے گیارہ بجے ایک خاص تقریب میں پاکستان کے قائم مقام گورنر جنرل، اسکندر مرزا نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ وہ مسٹر غلام محمد کی جگہ گورنر جنرل بنائے گئے ہیں۔ حلف چیف جسٹس محمد منیر نے اٹھوایا۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی سندھ اور پنجاب کے گورنر مرکزی سندھ کے وزراء اور غیر ملکی سفیر تقریب میں موجود تھے۔ حلف اٹھانے کے بعد جنرل مرزا نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔

کراچی۔ ۱۰؍اگست۔ پاکستان کے قائم مقام گورنر جنرل مسٹر سکندر مرزا نے آج صبح پاکستان کے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی کو جنہیں پاکستان آئین ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے لیڈر چنا تھا نئی وزارت بنانے کی دعوت دے دی۔ جسے انہوں نے منظور کر لیا۔ چوہدری محمد علی دو دن پہلے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر چنے گئے تھے۔ اور اس کے فوراً بعد وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ اس کے بعد عوامی لیگ کے لیڈر مسٹر سہروردی کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دینے کے چرچے ہوئے۔ مگر متحدہ محاذ اور خود مسلم لیگ کے بعض حلقوں کی طرف سے ان کی مخالفت شروع ہو گئی۔ اب پتہ چلا ہے کہ متحدہ محاذ اور مسلم لیگ میں کولیشن وزارت بعد چوہدری محمد علی کو نئی وزارت بنانے کی بات چیت طے ہو گئی ہے اور اس کے بعد چوہدری محمد علی کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دی گئی ہے۔ چوہدری محمد علی نے ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ انہیں نئی وزارت بنانے کا دعوت نامہ سب سے بڑی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے دیا گیا ہے۔

جالندھر۔ ۸؍اگست۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جالندھر میں آج وزیر تعلیم لالہ جگت نارائن نے لیڈی سوشل ورکروں کے ریفریشر کورس کیمپ کے خاتمہ پر کیمپ میں تعلیم پانے والی سوشل ورکروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لیڈی سوشل ورکروں کو خاص طور پر پنجاب میں عورتوں میں بڑھ رہی فیشن پرستی کو ختم کر کے پنجاب کے عوام کا معیار زندگی اونچا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس وقت ہندوستان کے تمام صوبوں کی نسبت پنجاب میں فیشن پرستی کی بیماری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اگر اس بیماری کو روکا نہ گیا۔ تو ملک کی ترقی میں رکاوٹ پڑنے کا خطرہ ہے۔

قاہرہ۔ ۱۰؍اگست۔ سرکاری طور پر بتلایا گیا ہے۔ کہ کرنل ناصر نے روس جانے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ ان کے دورہ کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔ عرب ملکوں میں مصر پہلا ملک ہے جس کے سربراہ کو روس کا دورہ کرنے کی دعوت ملی تھی۔

کلکتہ۔ ۹؍اگست۔ نائب صدر جمہوریہ ڈاکٹر رادھا کرشنن نے آج شام ضلع بردوان میں ۲۲ کروڑ روپیہ کی لاگت سے دامودر ویلی کارپوریشن کے سلسلہ میں تعمیر کئے گئے درگاپور پراجیکٹ کا افتتاح کیا۔ آپ نے ایک بٹن دبایا۔ اور پانی نہروں میں بہنا شروع ہو گیا۔ اس پراجیکٹ سے نکلنے والی نہروں کی کل لمبائی ۱۵۰۰ میل ہے پراجیکٹ کے بننے سے درگاپور سے کلکتہ تک ایک نئے آبی راستہ کا بھی اضافہ ہو گیا ہے افتتاح کرتے ہوئے نائب صدر نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ دوسرے پانچسالہ پلان کی تکمیل میں پورا تعاون دیں۔ کیونکہ یہ ایک سرکاری پلان نہیں بلکہ قومی پلان ہے۔ نائب صدر نے عوام کو ذات پات۔ فرقہ پرستی اور صوبائی تعصب ختم کرنے کو بھی اپیل کی۔ اور کہا کہ ان بدعتوں کی موجودگی میں ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ حالیہ سیلابوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ دوسرے پانچسالہ پلان کے دوران میں سیلابوں پر کافی حد تک قابو پا لیا جائیگا۔ غریبی بھارت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اور اس کا مقابلہ کرنا چاہئیے۔ بیکاری کا مسئلہ حل کئے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے۔

دربھنگہ۔ ۹؍اگست۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق دربھنگہ میں سیلاب سے پیدا شدہ صورت حالات اب بھی خطرناک ہے۔ بستی پور سب ڈویژن میں سیلاب سے چھ لاکھ کے لگ بھگ دیہات کے باشندے بے گھر ہو چکے ہیں۔ اور ہزاروں لوگ سیلاب میں گھرے ہوئے ہیں دریائے گنڈک کا پانی کناروں کے اوپر سے بہہ کر ضلع سارن کے کئی ہزار ایکڑ رقبہ کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ سرکاری طور پر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ۷ دریاؤں میں بھاری طغیانی کی وجہ سے ضلع دربھنگہ کی ۶۰ فی صدی آبادی سیلاب کا شکار ہو چکی ہے اور لگ بھگ ۱۰۷۲۹۰۰ ایکڑ رقبہ زیر آب ہے۔ ۱۰ ہزار دیہات میں پانی پھر رہا ہے۔ اور ۵۰۰ سڑکیں سیلاب کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہیں۔ سارے ضلع میں ۲۰ لاکھ اشخاص سیلاب کی وجہ سے تباہ حال ہو چکے ہیں۔ مختلف مقامات سے ۹ اشخاص کے ڈوبنے کی بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

نئی دہلی۔ ۹؍اگست۔ امید ہے کہ صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد ستمبر یا اکتوبر میں جموں و کشمیر کا دورہ کریں گے۔ راشٹرپتی آئندہ ماہ خلیج بنگال جائینگے اور وہاں سے سرینگر کے لئے روانہ ہو جائینگے آپ کشمیر میں تین ہفتہ قیام کریں گے۔ اور ۸؍اکتوبر واپس دہلی لوٹ آئیں گے۔

جنیوا۔ ۹؍اگست۔ امریکہ نے یورینیم اور بھاری پانی جو کہ ایٹمی طاقت کی تیاری میں کام آتے ہیں کی فروخت کے سلسلے میں قیمتوں کی فہرست شائع کی ہے۔ امریکہ کے اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ایڈمرل اسٹراس نے اعلان کیا کہ یورینیم اور بھاری پانی دوست ممالک کے ہاتھ فروخت کیا جائے گا۔ اور اس کی قیمت ۲۵ ڈالر فی گرام ہوگی۔ یہ تمام اشیاء ایٹمی ریسرچ ری ایکٹروں میں استعمال ہوتی ہیں۔

نئی دہلی۔ ۹؍اگست۔ بھارت کے وزیر قانون ایچ۔ وی۔ پٹاسکر نے بتلایا کہ ہندو وراثت بل اس سال کے آخر تک قانون بن جائے گا انہوں نے کہا کہ بل کا اطلاق صرف ہندوؤں تک اس لئے محدود رکھا گیا ہے۔ کہ اگر ملک کی ۸۵ فی صدی آبادی ہندو اس بل کو منظور کریں گے۔ تو باقی فرقوں پر اس کا اطلاق آسانی سے ہو سکے گا۔ اس بل میں جو باتیں متنازعہ ہیں ان کو نکال دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بل کی مخالفت بنیادی نہیں بلکہ روایاتی ہے۔ اس بل کے پاس ہونے سے ملک میں خاص طور پر شمالی ہندوستان میں جہیز سسٹم ختم ہونے میں مدد ملیگی

جنیوا۔ ۹؍اگست۔ امریکہ کی مشہور فورڈ موٹر کمپنی نے ہر سال دس لاکھ ڈالر کا ایک انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ انعام سال کے دوران میں ایٹمی توانائی کو پُرامن طور پر استعمال کرنے کے لئے دیا جایا کرے گا۔ جو دنیا بھر کے سائنس دانوں پر کھلا ہوگا۔ جو سائنسدان سب سے اچھا کام کرے گا یہ انعام اُسے ہی دیا جائے گا۔

دہلی۔ ۹؍اگست۔ مرکزی وزارت پیداوار نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر قسم کی پنسلین جس کی ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کو ضرورت ہے۔ پونہ کے نزدیک پمپری میں پنسلین کی سرکاری فیکٹری میں تیار کی جائے گی کمیٹی کی سفارش پر پنسلین فیکٹری کی پیداوار میں ۶۰ فی صدی اضافہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

پونہ۔ ۹؍اگست۔ شری راما راؤ پریذیڈنٹ فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن نے یہاں ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان میں ہر سال قانونی طور پر اسقاط حمل کے دس لاکھ کیس ہوتے ہیں۔ لیکن اس قدر وسیع پیمانے پر اسقاطِ حمل کے باوجود جاپان کو آبادی کے اضافہ کے مسئلہ کا سامنا ہے۔ چنانچہ جاپان آبادی کے اضافہ کو روکنے کیلئے دوسرے مؤثر طریقے اختیار کرنے پر غور کر رہا ہے۔

مدارس۔ ۹؍اگست۔ مدراس اسمبلی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے مطابق مرکزی سرکار کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ملک بھر میں سٹوں پر کنٹرول کرے۔ کچھ ممبران نے مطالبہ کیا کہ سٹہ بازی ملک بھر میں قانونی طور پر بند ہونی چاہئیے۔ اپر ہاؤس پہلے ہی یہ بل پاس کر چکا ہے۔

نئی دہلی۔ ۹؍اگست۔ بھارت سرکار نے دکن میں بھی ایک راشٹرپتی بھون قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کے لئے جگہ منتخب کریں۔ یہ اقدام راشٹرپتی کے مشورہ پر کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد یوم آزادی کی تقاریب میں شمولیت کے لئے ۱۲؍اگست کو کرنول روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ راستہ میں سکندر آباد بھی ٹھہریں گے اور بولارم ریذیڈنسی کا دورہ کریں گے۔ پہلے بولارم ریذیڈنسی حیدر آباد میں وائسرائے کے نمائندہ کی سرکاری ہائش گاہ تھی۔ اگر راشٹرپتی نے اس کی منظوری دیدی تو نئی عمارت تعمیر کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔